السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعویذوگنڈے وغیرہ لٹکانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعویذات وگنڈے وغیرہ کو لٹکانے کا مسئلہ دو قسموں میں منقسم ہے:

پہلی قسم:

یہ کہ تعویذ قرآن مجید کے الفاظ پر مشتمل ہو، اس مسئلے میں سلف وخلف اہل علم کا اختلاف ہے، بعض نے اسے جائز قرار دیتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ یہ حکم درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں داخل ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ القُرءانِ ما هُوَ شِفاءٌ وَرَحمَةٌ لِلمُؤمِنينَ ... سورة الإسراء ۸۲

''اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

نیز اس ارشاد باری تعالیٰ میں اس کا شمار ہے:

كِتـٰبٌ أَنزَلنـٰهُ إِلَيكَ مُبـٰرَكٌ ... سورة ص ۲۹

''یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت ہے۔)''

اور اس کی برکت کے مظاہر میں سے یہ بھی ہے کہ اسے تعویذ بنا کر لٹکا دیا جائے تاکہ اس کے تاثیر کی وجہ سے تکلیف کو دور کیا جاسکے۔

بعض اہل علم نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ آپ نے اس کو سبب شرعی قرار دیا ہو جس کا سہارا لے کر تکلیف کو دور کئے جانے یا اسے رفع دفع کرنے کا جواز فراہم ہو۔ اس طرح کی اشیاء میں اصل حکم توقیف ہے اور ان دونوں اقوال میں سے یہی قول راجح ہے کہ تعویذات لٹکانا جائز نہیں، خواہ ان میں قرآن کریم کے الفاظ ہی کیوں نہ لکھے گئے ہوں۔ اس طرح کے تعویذات کو مریض کے تکیے کے نیچے رکھنے کا بھی جواز نہیں ہے اور ان کو دیواروں وغیرہ پر لٹکانا بھی جائز نہیں، البتہ یہ ثابت ہے کہ مریض کے لیے دعا کی جائے اور آیات کریمہ کو پڑھ کر اسے دم کیا جائے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

دوسری قسم:

اگر تعویذات کے الفاظ قرآن کریم سے تو نہ ہوں بلکہ وہ ایسے الفاظ ہوں، جن کا معنی ومفہوم واضح نہ ہو تو اس طرح کے تعویذات کا کسی صورت بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ معلوم ہی نہیں کہ ان میں کیا لکھا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں بعض لوگ طلسمات، گرہ لگائی گئی اشیاء اور ایک دوسرے میں داخل کر کے اس طرح حروف لکھتے ہیں کہ نہ انہیں پڑھا جا سکتا اور نہ سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ اور اس قسم کا تعامل بدعت اور حرام ہے اور قطعاً کسی صورت میں بھی اس کا جواز نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام